20757 ـ خاوند کے سگرٹ نوشی ترک کرنے کی شرط رکھی لیکن خاوند نے مخالفت کی

سوال

میں نے پندرہ برس قبل جب عورت کا دین اسلام میں مقام اور اس کے حقوق کا سنا توا سلام قبول کر لیا، میرا سوال یہ ہے کہ:
میں نے اپنی شادی سے قبل خاوند سے سمجھوتہ کیا تھا کہ میں چاہتی ہوں میرا خاوند سگرٹ نوشی نہ کرے، اس نے جواب میں کہا میں کتنی دیر سے سگرٹ چھوڑنے کا سبب تلاش کر رہا تھا، اس نے ایک ماہ تک سگرٹ نوشی چھوڑی تو میں نے اس سے شادی کرنے کی موافقت کر لی.
لیکن شادی کے بعد خاص کر رخصتی کی رات مجھے علم ہوا کہ اس نے سگرٹ نوشی ترک نہیں کی، بلکہ مجھے کہنے لگا میں صبر سے کام لوں کیونکہ وہ سگرٹ نوشی چھوڑنے کی کوشش میں ہے، اب پانچ برس بیت چکے ہیں اور ہمارے دو بچے بھی ہیں لیکن اس نے سگرٹ نوشی ترک نہیں کی.
کیا عورت کے لیے جائز ہے کہ اگر خاوند معاہدہ کی خلاف ورزی کرے تو وہ اس کا معاوضہ حاصل کر سکتی ہے یا نہیں، اور اگر مجھے اختیار حاصل ہے تو میں اس دھوکہ کی حالت میں نہیں رہ سکتی کیونکہ اس نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال کرنے والی بہن نے سگرٹ نوشی ترک کرنے کی شرط پوری کرنے پر اس شخص سے شادی کرنے کی موافقت کر کے بہت اچھا کام کیا، اس پر وہ شکریہ کی مستحق اور یہ چیز قابل تعریف ہے.

کیونکہ سگرٹ نوشی بہت گندی اور بری عادت ہے، اور شرعا حرام بھی ہے، اور پھر فطرت سلیمہ کے بھی مخالف ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ صحت کے لیے بھی نقصاندہ ہے، اور سگرٹ نوشی کرنے والے کے ساتھ رہنے والے شخص کے لیے بھی مضر و نقصان کا باعث ہے، یہ تو بالکل اس بھٹی والے شخص کی طرح ہے جس کے پاس بیٹھنے سے یا تو لباس جل جائيگا یا پھر گندی بو اور دھواں آئیگا.

لیکن سوال کرنے والی بہن پر تعجب یہ ہے کہ اس نے سگرٹ نوشی کا انکشاف ہو جانے کے باوجود اتنی مدت تك

صبر و تحمل سے كام ليا، اور پانچ برس تك وہ اسے برداشت كرتى رہى اور اس دوران اس كے دو بچے بھى پيدا ہوئے، يہ چيز اس كى رضامندى پر دلالت كرتى ہے، يا پھر اس كے فعل كا اس نے كوئى نوٹس نہيں ليا، يہ تو معلوم ہے كہ اس طرح كے كام پر اتنى مدت تك صبر نہيں ہو سكتا.

نكاح سے قبل عورت جو شرائط اپنے خاوند پر لگاتى ہے اگر بعد ميں خاوند انكى مخالفت كرے تو عورت كو اختيار ہے كہ چاہے وہ نكاح فسخ كر دے، يا پھر اپنى شرط سے دستبردار ہو كر اپنے نكاح ميں اسى كے ساتھ باقى رہے.

عورت كا اپنى شروط سے دستبردار ہونا، يا پھر خاوند كى جانب سے اس شرط كى مخالفت كا علم ہو جانا اور اس مخالفت پر بيوى كا راضى ہونا ان شروط كو ساقط كرنے كا باعث بنتا ہے، اس حالت ميں بيوى كو مطالبہ يا نكاح فسخ كرنے كا حق نہيں رہتا.

اس مسئلہ ميں ظاہر يہى ہوتا ہے كہ اگر سوال كرنے والى بہن ايك معقول مدت تك صبر كرتى، يا پھر وہ پہلے دن سے ہى جس دن اس نے سگرٹ نوشى كرتے ديكھا تو وہ اس نكاح ميں رہنے سے انكار كر ديتى تو اسے نكاح فسخ كرنے كا حق تھا، اور وہ اپنے پورے حقوق حاصل كر سكتى تھى، ليكن اگر خاوند مكمل اور حقيقى طور پر سگرٹ نوشى ترك كر ديتا تو پھر نہيں.

ليكن اس نے يہ سارى مدت اس خاوند كے ساتھ بسر كى اور اس دوران اس كے دو بچے بھى پيدا ہوئے اس ليے ہمارے خيال ميں اس عورت كو فسخ نكاح كا مطالبہ كرنے كا بھى حق نہيں تو پھر وہ خاوند كى جانب سے معاہدہ كى خلاف ورزى پر معاوضہ كيسے طلب كر سكتى ہے.

اور پھر خاوند كو بھى اللہ كا ڈر اور تقوى اختيار كرنا چاہيے، اسے معلوم ہونا چاہيے كہ وہ جو كچھ كر رہا ہے وہ كبيرہ گناہ ہے، اور اس كے ساتھ اس نے وعدہ خلافى جيسے گناہ كا اور اضافہ بھى كيا ہے، كہ نكاح ميں پائى جانے والى شروط كا پاس نہيں كيا، كيونكہ نكاح كى شروط كى وفا كا سب سے زيادہ حق ركھتى ہيں، اس ليے كہ ان شروط كے ساتھ شرمگاہ حلال كى گئى ہے.

عقبہ بن عامر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" سب سے زيادہ وفا كا حق ركھنے والى شروط وہ ہيں جن كے ساتھ تم شرمگاہ كو حلال كرتے ہو "

صحيح بخارى حديث نمبر (2572) صحيح مسلم حديث نمبر (1418).

واللہ اعلم.